12448 ـ عقیقہ کی حکمت

سوال

میں اکثر سنتا ہوں کہ جب مسلمان کے ہاں بچہ پیدا ہو تو اسے دو بکرے ذبح کرنا ہوتے ہیں، اور اگر بیٹی ہو تو ایك بکرا ذبح کرنا پڑتا ہے، تو کیا یہ سنت ہے یا واجب ؟
اور اگر واجب ہے تو اس کا ہدف کیا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت کیسے کی ہے، میں نے کچھ بہنوں سے اس کے متعلق سنا ہے، لیکن مجھے اس کے صحیح ہونے کا یقین نہیں... ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

بچے کی پیدائش کے بعد جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اسے عقیقہ کہتے ہیں، اس کے حکم میں علماء کرام کا اختلاف ہے، کچھ علماء اسے واجب اور کچھ اسے سنت مؤکدہ قرار دیتے ہیں.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

" عقیقہ سنت مؤکدہ ہے، لڑکے کی جانب سے دو اور لڑکی کی جانب سے ایك بکری جس طرح کی قربانی میں ذبح ہوتی ہے اسی طرح عقیقہ کی بھی ذبح کی جائیگی، اور عقیقہ پیدائش کے ساتویں روز کیا جائیگا، اور اگر ساتویں روز سے تاخیر کرے تو بعد میں کسی بھی وقت عقیقہ کرنا جائز ہے، اور اس تاخیر سے وہ گنہگار نہیں ہوگا، لیکن افضل اور بہتر یہی ہے کہ حتی الامکان جلد کیا جائے اور تاخیر نہ ہو.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے.

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11 / 439).

اس میں ایك شاذ اور ضعیف قول بھی پایا جاتا ہے کہ عقیقہ مکروہ ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" امام احمد حنبل کی روایت میں کہتے ہیں:

بعض سے بیان کیا گیا ہے کہ جو اسے مکروہ قرار دیتے ہیں کہ یہ جاہلیت میں سے ہے، وہ کہتے ہیں:

یہ ان کے علم کی قلت اور احادیث سے عدم معرفت کی بنا پر ہے، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین رضی اللہ تعالی عنہما کی جانب سے عقیقہ کیا، اور صحابہ کرام نے بھی اس پر عمل کیا، اور ان لوگوں نے اسے جاہلیت میں شامل کر دیا ہے.

عقیقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، اور آپ نے عقیقہ کے متعلق فرمایا:

" بچہ عقیقہ کے بدلے رہن اور گروی ہے "

اس کی سند جید ہے، اسے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں.

اور اثرم کی روایت میں وہ کہتے ہیں: عقیقہ کے بارہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم احادیث ملتی ہیں، اور صحابہ کرام اور تابعین عظام سے مستند روایت ملتی ہیں، اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ: یہ جاہلیت کا علم ہے، اور وہ تعجب کے ساتھ مسکرائے "

دیکھیں: تحفۃ المودود (45 - 46).

دوم:

عقیقہ کا ہدف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان کو معلوم کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ہر بچہ اپنے عقیقہ کے ساتھ گروی اور رہن رکھا ہوا ہے "

علماء کرام اس کے معنی میں اختلاف کرتے ہیں، ایك قول یہ ہے کہ: اس کا معنی یہ ہے کہ اگر عقیقہ نہ کیا جائے تو وہ بچہ اپنے والدین کی شفاعت کرنے سے روک دیا جائیگا.

اور ایك معنی یہ ہے کہ: عقیقہ بچے کو شیطان سے چھٹکارا اور خلاصی دلانے اور شیطان سے بچاؤ کا باعث و سبب ہے، والدین کی کوتاہی کی بنا پر بچہ اس خیر سے محروم ہو جاتا ہے، چاہے وہ اس کی کمائی میں نہیں، جیس طرح

کہ اس کا والد بیوی سے جماع کرتے وقت دعا پڑھے تو بچہ شیطان سے محفوظ ہو جاتا ہے اور شیطان اسے تکلیف نہیں دیتا، اور اگر وہ دعا نہ پڑھے تو بچے کو یہ نصیب حاصل نہیں ہوتا "

دیکھیں: زاد المعاد (2 / 325) اور الشرح الممتع (7 / 535).

سوم:

رہا یہ مسئلہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت کس طرح کی، تو درج ذیل احادیث میں اس کا بیان ملتا ہے:

1 ـ سلمان بن عامر الضبی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

" بچے کے ساتھ عقیقہ ہے، تو تم اس کی جانب سے خون بہاؤ اور اس کی گندگی دور کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5154).

2 ـ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بچے کی جانب سے پوری دو اور بچی کی جانب سے ایك بکری ذبح کرنے کا حکم دیا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1513) ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے، سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3163) صحیح سنن ترمذی حدیث نمبر (1221).

3 ـ ام کرز رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بچے کی جانب سے دو بکریاں اور بچی کی جانب سے ایك بکری ہے، اس میں کوئی نقصان نہیں کہ وہ بکرا ہو یا بکری "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1516) ترمذی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے، سنن اور ابو داود حدیث نمبر (2835) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3162) آخری زائد الفاظ کو ابو داود حدیث نمبر (2460) میں روایت کیا گیا ہے.

4 ـ سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ہر بچہ اپنے عقیقہ کے ساتھ رہن اور گروی رکھا ہوا ہے، اس کی جانب سے ساتویں روز ذبح کیا جائے، اور اس کا

سر مونڈا جائے اور نام رکھا جائے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1522) ترمذی نے اسے حسن صحیح کیا ہے، اور سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3165) صحیح سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2563).

واللہ اعلم .